خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 10- ستمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعرات 10- ستمبر 1998ء 18 جمادی الاول 1419ھ -10- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 199

ظلم کا انجام

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص' بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا۔ اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کروائی۔

(مسند احمد جلد 3 ص 323)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاریخی انذار

امریکہ نے اپنے طرز سیاست میں تبدیلی نہ کی تو وہ خدا کے سخت غضب کا شکار ہو جائے گا

ناانصافی کرنے والی قوموں کی تباہی سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ یہ خدا کے انصاف کے اصولوں کے خلاف ہوگا کہ وہ ان کو چھوڑ دے

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ 1998ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

واشنگٹن (امریکہ) 27- جون 1998ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ 1998ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے حکمرانوں اور عوام کو تنبیہ فرمائی کہ اگر انہوں نے اپنے طرز سیاست میں تبدیلی نہ کی تو وہ خدا کے غضب کا شکار ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے 6- ستمبر 1998ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 7 بجے ٹیلی کاسٹ کی۔ حضور کا یہ خطاب انگریزی میں تھا۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج میں ان آیات قرآنی کی وضاحت کروں گا جو امریکہ کی صورت حال پر منطبق ہوتی ہیں۔ اور میرے اس خطاب کے مخاطب نہ صرف امریکہ میں بسنے والے احمدی ہیں بلکہ امریکن سیاسی لیڈر شپ کو بھی میں یہ خطاب کر رہا ہوں۔ حضور نے آیت قرآنی التوبہ 67 کے حوالے سے فرمایا کہ قرآن کریم میں منافقوں کے ذکر میں بتایا گیا ہے کہ منافق وہ ہیں جو برائی کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور نیکی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور انسانیت کی بہبود کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا۔

ایک اور آیت قرآنی آل عمران آیت 105 کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں پہلی آیت کے برعکس صفات کا ذکر ہے۔ اسمیں اللہ کے قریب ہونے والوں کا ذکر ہے۔ ایسے لوگ جو اللہ کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو امر معروف کا حکم دے اور منکر سے روکے۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں انسانی تاریخ کا بیان ہے۔ انسان کے ترقی کی معراج پر بھی پہنچنے کا ذکر ہے اور انسانوں کے تنزل کا بھی ذکر ہے قرآن کریم مثال دیتا ہے کہ ہم نے کتنے ہی شہروں کو تباہ کر دیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کیا تم نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ حقیقت ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر دل اندھے ہوتے ہیں یہ ایک عالمی حقیقت ہے جس کو قرآن کریم نے بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

سورہ روم آیت 10 کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا وہ زمین میں نہیں پھرے کہ وہ دیکھتے کہ بدی کا کیسا انجام ہوا۔ وہ لوگ ان سے جو اس وقت ہیں طاقت و قوت میں زیادہ تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بھی عالمگیر سچائی ہے کہ ان لوگوں نے زمین پر اونچی اونچی عمارتیں بنائیں مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ خدا کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے۔ بالآخر وہ تباہ ہو کر تاریخ کا حصہ بن گئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بھی عالمی سچائی ہے امریکہ کے رہنے والے اس پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہماری ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ ایسی شاندار ہے کہ تاریخ میں اس سے پہلے ایسی اعلیٰ عمارت نہیں بنی۔ یہ لوگ یاد رکھیں کہ پہلے زمانوں میں جو اہرام مصر بنے تھے وہ موجودہ دور کے سائنسی میٹیریل اور سائنسی علم کے بغیر بنے تھے۔ ناقابل یقین بات ہے کہ اس وقت انسان اتنی ترقی پر تھا۔ حضور نے فرمایا میں سائنسی بات بیان کر رہا ہوں کہ کئی کئی ٹن وزنی بھاری پتھر غیر معمولی بلندی تک لے جائے گئے اور ایسی معین درستی کے ساتھ رکھے گئے کہ آج کی جدید ترین ٹیکنالوجی اسمیں ایک ملی میٹر کی غلطی بھی نہیں نکال سکتی۔ انہوں نے ان پتھروں کا درست ترین زاویہ جدید ترین ٹیکنالوجی کے بغیر معین کر لیا۔ آج کی جدید سائنس کا علم یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ ان لوگوں کے پاس کیا علم تھا اور ان کا کیا طریق تھا۔ لیکن جب ان کے پاس خدا کے رسول آئے اور انہوں نے ان کا انکار کیا تو ان کا سارا علم برباد ہو کر رہ گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے بیان فرمایا کہ قرآن کہتا ہے کہ تم ہر بلند جگہ پر یادگار عمارتیں بناتے ہو۔ یہ اشارہ ہے کہ ان لوگوں کے ماضی کا اور حال کا بھی یہ: حال ہے کہ پہاڑ کی بلند چوٹی پر ایسی عمارتیں بناتے ہیں کہ جو دور سے نظر آئیں۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی میں سفر کریں تو جرمنی کی تاریخ کی بات میں آپ کو بتا رہا ہوں' کہ خاص طور پر یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ کسی پہاڑ کی چوٹی ایسی عمارت سے خالی نہیں ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی شان کے اظہار کے لئے ایسے قلعے بناتے ہو کہ گویا تم نے ہمیشہ ان میں رہنا ہے۔ یہ ان لوگوں کی نفسیات بیان کی گئی ہے کہ وہ ایسے قلعے بناتے ہیں تو اپنی طاقت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے مخالف کی کوئی چال کامیاب نہیں ہوگی۔ یہ جبار لوگ خود کو بڑا اور مضبوط سمجھتے ہیں۔ جب وہ غریب قوموں کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو ان غریبوں کی کوئی پیش نہیں جاتی وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

قرآن کہتا ہے کہ اللہ کا خوف کرو۔ اللہ سب جباروں سے بڑھ کر جبار ہے۔ وہ تمہاری ان

باقی صفحہ 2 پر

حضرت میاں جان محمد صاحب
رفیق حضرت مسیح موعود
کا انتقال پر ملال

یہ خبر انتہائی دکھ اور افسوس سے سنی جائے گی کہ حضرت مسیح موعود کے (مردوں میں سے آخری) رفیق حضرت میاں جان محمد صاحب مورخہ 6- ستمبر 1998ء بروز اتوار سہ پہر 3.35 پر وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 102 سال تھی۔ آپ محمود آباد سندھ میں اپنے بیٹے یعقوب احمد صاحب کے پاس رہائش رکھتے تھے۔ گذشتہ چند دنوں سے بیمار تھے اور بغرض علاج آپ کو کنری ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ لیکن صحت زیادہ خراب ہونے کے باعث ڈاکٹر صاحبان نے انہیں میرپور خاص لے جانے کا مشورہ دیا لیکن راستہ میں ہی آپ اللہ تعالیٰ حضور کے حاضر ہو گئے۔

آپ کا جسد خاکی بذریعہ سپر ایکسپریس مورخہ 8- ستمبر کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں زیارت کے لئے دارالضیافت میں رکھا گیا۔ بعد ازاں نماز عصر سے قبل ان کا تابوت بیت مبارک کے عقب میں لایا گیا۔ جہاں ہزاروں احباب نے ان کے چہرہ کی زیارت کی۔ پونے پانچ بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہ آپ کا تابوت ایک چارپائی پر رکھا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کندھا دینے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ چنانچہ بیت مبارک سے کندھوں پر آپ کے تابوت کو اٹھا کر بہشتی مقبرہ لایا گیا۔ جہاں قطعہ رفقاء حضرت مسیح موعود میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی جس میں ربوہ اور بیرون از ربوہ سے آئے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

مختصر حالات

○ حضرت میاں جان محمد صاحب 1896ء میں ضلع گورداسپور کے ایک چھوٹے سے گاؤں پھیرو چیچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی آپ نے یہیں گذاری۔ آپ کے گاؤں میں پہلے آپ کے خسر نے احمدیت قبول کی۔ ان کی دعوت الی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

بصیرت وفراست کا معراج

حضرت مصلح موعود نے 28- دسمبر 1952ء کو سالانہ جلسہ سے خطاب سے فرمایا جس کے دوران حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے بغرض زیارت مسیح موعود جہلم سے قادیان اور پھر ہوشیار پور جانے کا یہ ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ مرزا صاحب سے ملاقات کرکے آئے ہیں یا نہیں تو آپ نے جواب دیا کہ:-

"میں نے مرزا صاحب کو دیکھ لیا ہے بات تو میں نے آپ سے کوئی نہیں کی لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کمرے کے اندر بھی اتنی جلدی جلدی ٹہل رہے تھے جیسے کسی نے بڑی دور جانا ہو اور وہ اپنے کام کو تیزی کے ساتھ ختم کرنا چاہتا ہو- اس سے میں سمجھتا ہوں کہ

آپ کی منزل بہت دور ہے اور کوئی عظیم الشان مقصد ہے جو آپ کے سامنے ہے"

("تعلق باللہ" لیکچر حضرت مصلح موعود صفحہ 72-73 ناشر صیغہ تالیف و تصنیف ربوہ)

(یاد رہے کہ یہ واقعہ فروری 1886ء کا ہے یعنی سلسلہ احمدیہ کے قیام سے تین برس قبل)

احکم الحاکمین کا ملازم

ماحول قادیان کے ایک معمر ہندو نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کو حضرت مسیح موعود کے عہد شباب کے واقعات سنائے- اس نے بتایا کہ آپ کے والد ماجد (حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب) کو آپ کی خلوت نشینی اور سادگی کے باعث بڑا فکر دامنگیر رہتا تھا کہ ان حالات میں آپ کی شادی کر دی گئی تو بیوی بچے کہاں سے کھائیں پیئیں گے آپ فرماتے بڑے بڑے انگریزوں افسروں حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں میں تم کو ملازمت کے لئے چٹھی لکھ دیتا ہوں مگر آپ جواب دیتے

"ابا بھلا بتلاؤ تو سہی کہ

افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرمانبردار ہو اس کو کسی ملازمت کی کیا پرواہ ہے؟"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 32-33 مولفہ حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی- اشاعت 25- دسمبر 1921ء قادیان)

خدا نما مجلس

دنیائے احمدیت میں حضرت حافظ حامد علی صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے مبارک خاندان کے خادم خاص کی حیثیت سے خصوصی مقام حاصل ہے- حضرت حافظ صاحب 1880ء میں اور حضرت بھائی صاحب 1895ء میں حضرت کے حلقۂ غلامی میں آئے- دونوں "سلطان مشرق" کے "ایاز" تھے دونوں نے سفر و حضر میں خدمت و فدائیت اور ولولہ عشق میں شاندار روایات قائم کیں- حضرت بھائی صاحب نے 1936ء میں قادیان کے ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"دوستو! 1895ء سے سیدنا حضرت اقدس کے وصال تک بلکہ عین آخری گھڑیوں میں مجھے یہ عزت ملی کہ حضور نے اس غلام کو یاد فرمایا...... ایسا مقدس اور پاکباز انسان حضور پُر نور کے بعد میں نے نہیں دیکھا حضور کے اخلاق فاضلہ اور اصاف حمیدہ کی تشریح و تفصیل کسی ضخیم کتاب کو چاہتی ہے- باپ سے زیادہ شفیق اور ماں سے زیادہ مہربان- ایک دو یا چند گنا نہیں بلکہ لاکھوں گنا زیادہ.....

اس کی مجلس خدا نما اور صحبت روح پرور تھی- کتنا ہی رنج و غم میں ڈوبا ہوا انسان اس کی مجلس میں پہنچتا یا اس کے چہرہ مبارک کو دیکھ پاتا سارے غم غلط ہو جاتے اور دنیا و مافیہا کو بھول کر آستانہ الوہیت کی طرف کھچنے لگتا تھا"

(رفقاء احمد جلد نہم صفحہ 342- طبع دوم- اشاعت 1992ء قادیان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

باتوں میں بھی مدد کرتا ہے جن کو تم جانتے ہو اور تم نہیں جانتے کہ ماضی میں اللہ نے ایسی قوموں سے کیا کیا- قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس نے تمہیں جانور دیئے جو تمہارے فائدے کے لئے ہیں حضور نے فرمایا آج کی جدید دنیا کے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹیکنیکل ترقی کا دور ہے جبکہ تیز رفتار سواریاں میسر ہیں- آج جانوروں کی کیا ضرورت ہے- یہ بات بالکل غلط ہے- ماضی میں بھی جانور اہم تھے اور آج بھی اسی طرح اہم ہیں- آج آپ جانوروں کو ہٹا دیں تو آپ کئی سال پیچھے کے دور میں چلے جائیں گے-

اہل امریکہ کو تنبیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تنبیہ فرمائی کہ میں ڈرتا ہوں کہ اللہ کا بڑا عذاب تم پر نہ آجائے- ان لوگوں کے ذکر سے تاریخ بھری پڑی ہے جنہوں نے ناانصافی کی- اور اللہ کے عذاب کا شکار ہو گئے- یہ خدا کے انصاف کے اصولوں کے خلاف ہو گا کہ وہ آپ کو چھوڑ دے- امریکہ کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج امریکہ کے لوگ اپنی ہی تقدیر نہیں بناتے بلکہ دوسروں کی بھی تقدیر کے مالک بن بیٹھے ہیں- میں کہتا ہوں کہ امریکہ کے لوگوں نے تاریخ سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا-

حضرت صاحب نے فرمایا میں مذہبی آدمی ہوں- سیاستدان نہیں ہوں کہ میں آپ کی کامیابیوں پر محض زبانی تعریفیں کرکے آپ کو خوش کروں اور آپ کو آنے والی تباہی سے خبردار نہ کروں- میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے طور و طریق پر غور کریں- آپ جن لوگوں کی خدمت کرتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو امداد دیتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے ہیں- کبھی آپ نے سوچا ہے کہ ان لوگوں کا آپ کے بارے میں کیا خیال ہے- غریب ممالک کے لوگ جب مختلف شکلوں میں امداد حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کے سامنے ان کا رویہ بڑا دوستانہ اور عاجزانہ ہوتا ہے لیکن جب یہ لوگ واپس جاتے ہیں تو کہتے ہیں امریکہ نے صرف اپنے ذاتی مفاد کے لئے یہ امداد دی ہے-

امریکہ والوں کو ان باتوں کا خیال کرنا چاہئے- جو منفی ردعمل ان ملکوں میں ہوتا ہے اس پر غور کرنا چاہئے- یہ ساری دنیا میں ہو رہا ہے- میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں- میں یہ سچ بول کر بعض دلوں کو ٹھیس پہنچا رہا ہوں- مگر یہ سچ بہت اہم ہے- امریکہ اس وقت بڑی بلندیوں پر پہنچ چکا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ امریکہ ان پر قائم رہے اور ان سے نیچے نہ آجائے- ان ملکوں کی طرح نہ بن جائے جن کی تمام کامیابیاں برباد ہو کر رہ گئیں-

حضرت صاحب نے آخر میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود تقویٰ کی نصیحت کرتے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ یہ بات امریکہ کے احمدی خود بھی سنیں اور اپنے لیڈروں کو بھی بتائیں اور خود بھی اس پر عمل کریں- اگر وہ دیانت دار ہیں اور ان میں وطن کی محبت کا جذبہ موجود ہے تو اس پر عمل کریں اور اپنی سیاسی لیڈرشپ کو لازماً یہ باتیں بتائیں-

حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا- میری محبت دلوں میں بٹھائے گا- حضرت صاحب نے فرمایا یہ اس وقت ہو گا جب تم حقیقتاً اللہ سے محبت کرو گے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا- اور تمام فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا-

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا جب حضرت مسیح موعود غلبہ کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ تم اس وقت غالب آؤ گے جب دوسروں کی خدمت کرو گے- ورنہ تم غالب نہیں ہو سکتے- حضرت مسیح موعود کا طرز کلام جو لوگ سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ کسی سیاسی لیڈر کی طرح غلبے کی باتیں نہیں کرتے- اس کا محض یہ مطلب ہے کہ اللہ کی نظر میں تم اس وقت سب سے بالا ہو گے جب تم اللہ کے بندوں کی خدمت کرو گے-

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کا مزید حصہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے- حضرت صاحب نے فرمایا اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ جب تم اللہ کی رضا کے آگے جھک جاؤ گے تو اللہ تم کو کمال عقل عطا کرے گا- قرآن کہتا ہے کہ عقل اس وقت حاصل ہوتی ہے جب تم اللہ کے آگے پوری طرح جھک جاؤ گے-

حضرت مسیح موعود کے ارشاد میں مزید فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری جماعت کے لوگوں کو اپنے دلائل کی رو سے اور خدائی نشانوں کے ذریعے غالب کر دے گا- حضرت صاحب نے فرمایا اس میں خدائی نشانوں کا ذکر ہے مطلب ہے کہ یہ غلبہ کسی ارضی طاقت سے نہیں ہو گا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی- یہ سلسلہ بڑھے گا اور پھیلے گا یہاں تک کہ ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا- بہت ابتلا آئیں گے مگر اللہ سب کو درمیان سے اٹھا دے گا- اللہ نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے برکت پہ برکت دے گا- یہاں تک کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے-

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کی بات ایک علامت ہے کہ یہ شخص ایک خدائی شخص ہے اس لئے نہیں کہ وہ کوئی دنیاوی مرتبہ کا حامل شخص ہے- ایک وقت آئے گا کہ ساری دنیا احمدیت سے بھر جائے گی اس وقت یہ ہو گا-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ایک اور ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں اپنے لئے کوئی اعزاز نہیں مانگتا- میں نے کچھ نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا- میں خود کو ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں- مجھے جو کچھ حاصل ہوا یہ محض خدا کا فضل ہے- ہزاروں ہزار شکر اس خدا کا جس نے مجھے قبول کیا- حضرت مسیح موعود احمدیوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں جو ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں گے وہ یہ باتیں پوری ہوتی دیکھیں گے-

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے حوالے سے فرمایا میں تمام دنیا کے احمدیوں سے کہتا ہوں وہ استقامت اختیار کریں- حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ایک فارسی شعر کا انگریزی مفہوم بیان فرمایا کہ افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے میرا انکار کیا ایک دن آئے گا کہ وہ مجھے یاد کریں گے اور آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہوں گے- حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود ہم میں نہیں ہیں مگر ہم ان کے دور میں زندہ ہیں- کیونکہ ابھی آپ کی بیان کردہ ساری پیشگوئیاں اپنی آخری صورت میں پوری نہیں ہوئیں- اور ہم آپ کے نقش قدم پر چل کر دنیا کا نقشہ بدل سکتے ہیں-

آخر میں حضور نے دعا کرائی اور اس طرح یہ خطاب اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب قریباً 50 منٹ جاری رہا-

☆......☆......☆......☆

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب

وفا کے پیکر

کسی بھی قوم کی ترقی اور کامیابی کا دارومدار اسکے باہمی اتحاد اور اتفاق میں ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب وہ قوم اپنے امام کی کامل فرمانبردار اور وفاشعار ہو۔ جب وہ امام کے ایک اشارے پر اٹھنا اور ایک اشارے پر بیٹھنا سیکھ جائے' جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس قوم کی ترقیات کی راہ میں کوئی رکاوٹ قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کے مضمون پر اسقدر زور دیا کہ بیعت کے مترادف قرار دیا۔ چنانچہ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ۔

ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ آپ کے تمام احکامات سنیں گے اور کامل اطاعت کریں گے ہر اس معاملے میں جسے ہماری طبیعتیں پسند کریں یا ناپسند کریں"۔

(بخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس)

صحابہؓ کی جماعت تادم حیات' پوری وفا کے ساتھ اس عہد پر قائم رہی اور ایسی شاندار اطاعت کی جسکی نظیر نہیں ملتی۔ اطاعت کے باب میں وہ انمٹ نقوش رقم کئے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنے رہیں گے۔ چند ایک ملاحظہ ہوں۔

والدین کے دوستوں کیلئے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ مکہ کے سفر پر روانہ ہوئے آپ کے پاس ایک گدھا بھی تھا جس پر آپ سوار ہوتے تھے اور ایک عمامہ تھا جو سر پر باندھتے تھے ایک روز جب آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو ایک اعرابی آپکے پاس سے گزرا اور اس نے آپ کو پہچانتے ہوئے کہا۔ کیا آپ فلاں شخص کے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں۔ پھر آپ نے اسے اپنا گدھا دے دیا اور کہا۔ اسپر سواری کریں اور اپنا عمامہ اسے اتار کر دے دیا کہ اسے اپنے سر پر باندھیں اسپر آپ کے ایک ساتھی نے تعجب سے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے یہ آپ نے کیا کیا۔ آپ نے اپنا گدھا اور عمامہ اس بدو اعرابی کو دے دیا۔ یہ بدو لوگ تو تھوڑے سے مال پر بھی راضی ہو جاتے ہیں اسپر آپ نے فرمایا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نصیحت سنی تھی کہ ایک بڑی نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے۔ اس شخص کا باپ میرے والد حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں نے اس سے صلہ رحمی کا سلوک کیا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلہ والآداب باب فضل صلۃ الاصدقاء)

اپنا چھانٹا بھی نہ مانگتے

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سات یا آٹھ یا نو افراد تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرو گے۔ چونکہ ہم نے حال ہی میں بیعت کی تھی اس لئے ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے ہیں مگر آپ نے پھر یہی دوبارہ کہا۔ چنانچہ ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کرنے کے لئے آپ کے سامنے پھیلا دیئے۔ اور عرض کی حضور ہم سے بیعت لیں۔ آپ نے ان الفاظ میں ہم سے بیعت لی۔

تم اللہ کی عبادت کرو گے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ پانچ نمازیں ادا کرو گے اور کامل فرمانبرداری اختیار کرو گے اور لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگو گے۔

حضرت عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو بعد کے زمانے میں دیکھا کہ وہ اپنی اس بیعت میں اس حد تک صادق اور باوفا نکلے کہ ان میں سے بعض سے سواری پر بیٹھے ہوئے' سواری چلانے والا کوڑا یا چھانٹا گر جاتا تو وہ کسی سے نہ کہتا کہ مجھے یہ چھانٹا پکڑا دو بلکہ وہ خود اتر کر چھانٹا اٹھاتا۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب کراھۃ المسالۃ للناس)

پس وہ کسی سے ادنیٰ یا معمولی سا بھی سوال نہ کرتے یوں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہوئے تمام وعدے اور عہد پورے کر دیئے۔ ہاں اگر مانگنا ہوتا تو اپنے رب سے مانگتے اپنے رب کے آگے دست سوال دراز کرتے اور کسی سے کچھ نہ مانگتے۔

سب سے پیارا مال حاضر ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ علیہ مدینہ کے مالدار آدمی تھے۔ آپ کو اپنے تمام اموال میں سے سب سے زیادہ محبوب اور پیارا مال "بیرحاء" کا باغ تھا۔ جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اکثر جایا کرتے تھے۔ وہاں سے صاف پانی پیتے اور پھل بھی کھاتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (-) تم کامل نیکی کو نہیں پاسکتے۔ جب تک کہ تم اپنے اس مال کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تک جب یہ آیت پہنچی تو سنتے ہی فوراً اپنے آقا کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ مجھے میرے تمام اموال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء کا باغ ہے جسے میں اللہ کی خاطر صدقہ کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ مجھے ثواب ہو گا۔ خدا اسے قبول فرمائے گا اور اگلے جہان میں میرے لئے اسے ذخیرہ کرے گا۔ پس آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ (-) یہ تو بڑا فائدہ مند مال ہے یہ تو بڑا نفع رساں مال ہے۔ میں نے تیری بات سن لی ہے تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے اسے اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الاقارب)

آپ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم دن کے پہلے حصہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غربت کی ماری ہوئی جماعت آپ کے پاس آئی۔ جو ننگے پاؤں تھے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ بلکہ بعض تو اس سے بھی محروم تھے۔ غربت اور فاقے کے نشان انکے چہروں اور جسموں پر نمایاں تھے۔ انہوں نے تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ وہ مضر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انکی فاقہ کشی کی یہ حالت دیکھی تو آپ کا بے حد مہربان اور رحم کرنے والا دل بے قرار ہو گیا۔ آپؐ کا چہرہ انکے غم سے متغیر ہو گیا۔ آپؐ کبھی گھر داخل ہوتے کبھی باہر آتے۔ گویا آپ سخت تکلیف اور بے چینی میں تھے۔ نماز ظہر کا وقت ہوا۔ آپؐ نے بلال رضی اللہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ آپؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور صحابہؓ سے خطاب فرمایا جس میں قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھیں۔ پھر آپؐ نے صدقے کی تلقین کی کہ ہر کوئی اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ دے سکتا ہے وہ لے آئے۔ چنانچہ صحابہؓ اپنے گھروں کو لوٹے اور قطار در قطار اپنے اموال لے کر واپس آئے۔ ایک انصاری اتنی بھاری گٹھڑی اٹھائے ہوئے آیا کہ اس کے ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز آ رہے تھے۔ الغرض تھوڑے ہی وقت میں کھانے کے اور کپڑوں کے دو ڈھیر لگ گئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے وفا شعار صحابہؓ کو اپنے غریب بھائیوں کی بے لوث امداد کرتے ہوئے اور اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ سونے کا روشن ٹکڑا بن گیا ہو۔ جس سے نور کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام میں کوئی نیک سنت جاری کی تو اسے اس کا اجر ملے گا۔ اور ان لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو بعد میں اس پر کاربند ہوں گے۔ مگر کسی کا بھی اجر کم نہیں ہو گا۔ اسی طرح جس نے اسلام میں کوئی بری سنت جاری کی تو اسے اسکی سزا ملے گی اور ان لوگوں کی سزا بھی ملے گی جو بعد میں اس پر عمل کریں گے۔ مگر کسی کی سزا کم نہ ہو گی۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقہ)

غصہ جاتا رہا

غصہ لڑائی فساد کی جڑ ہے۔ غصے کے وقت اکثر لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جس سے معاملے سنگین صورت اختیار کر لیتے ہیں اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہادر وہ نہیں جو جنگ میں مدمقابل کو پچھاڑ لے بلکہ بہادر تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو پا لے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے باہر دو جھگڑنے والوں کی آوازیں سنیں۔ ان کی آوازیں مسلسل بڑھ رہی تھیں ان میں سے ایک نرمی کے لئے اور اپنا کچھ حصہ چھوڑنے کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ دوسرا اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں ایسا نہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

اللہ کی قسمیں کھانے والا کون ہے۔ حضورؐ کی یہ آواز سنتے ہی دونوں یکدم خاموش ہو گئے انکا غصہ جاتا رہا۔ اور جو قسمیں کھا رہا تھا کہ میں ایسا نہیں کروں گا وہ فی الفور بول اٹھا

وہ قسمیں کھانے والا میں ہوں۔ اور گذشتہ سارے جھگڑے کو بھلا کر کہنے لگا کہ میرے ساتھی کے لئے وہی کچھ ہے جو وہ چاہتا ہے۔ یعنی جو اس کا مطالبہ تھا میں تسلیم کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الصلح باب ھل یشیر الامام بالصلح)

یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی لین دین کا معاملہ تھا۔ ایک شخص کا حق بنتا تھا مگر دوسرا کسی وجہ سے اسکا حق ادا کرنے سے عاجز آ رہا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ مزید مہلت یا نرمی یا چھوٹ مانگ رہا تھا۔ دونوں میں تصفیہ نہیں ہو رہا تھا۔ دونوں جوش اور غصے میں آ رہے تھے۔ ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی انکا غصہ فرو ہو گیا۔ اور حق والے نے اپنا حق چھوڑ دیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اطاعت اس معاملے میں بھی کرو جو خواہ بظاہر تمہیں ناپسند ہو۔ اس پر بھی صحابہ نے پورا پورا عمل کیا۔ اپنا حق چھوڑ دیا مگر اطاعت پر کوئی حرف نہ آنے دیا۔

نصف چھوڑ دیا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ابن ابی حدرد نے ان سے قرضہ لیا۔ اور وقت پر ادا نہ کیا۔ چنانچہ ایک دن مسجد نبوی میں انہوں نے ابن ابی حدرد سے قرض کا تقاضا کیا اور دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہونے لگی۔ اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ آوازیں پہنچیں تو آپؐ نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹالیا اور کعب بن مالکؓ کو آواز دی۔ حضرت کعب نے فوراً عرض کیا لبیک یا رسولؐ اللہ آپ نے زبان سے تو کچھ نہ فرمایا صرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب نے فوراً عرض کی قد فعلت یا رسولؐ اللہ یا رسول اللہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے معاف کردیا۔ پھر آپ نے ابن ابی حدرد کو کہا جاؤ اور اسکا آدھا قرض ادا کردو۔

(بخاری کتاب الصلح باب الصلح بالدّین)

صلح میں پہل کرنا

قرآن کریم نے نصیحت فرمائی ہے کہ الصلح خیر کہ صلح کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بھائی سے جلد صلح کرنے اور ناراضگی دور کرکے اسے معاف کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ صحابہ کرام نے اس پہلو سے بھی اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔

حضرت ابوداؤدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ پریشانی کے عالم میں اپنے کپڑوں کو پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ابوبکر کو دیکھتے ہی فرمایا کہ تمہارے بھائی ابوبکر کا کسی سے جھگڑا ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی میرے درمیان اور عمر بن خطابؓ کے درمیان کچھ تلخی ہوئی۔ میں ندامت کے ساتھ جلدی جلدی انکے پاس گیا اور معذرت کی مگر انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ تو میں آپؐ کے پاس چلا آیا ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابوبکر اللہ تجھے بخشے اور تیری مغفرت فرمائے۔

ابھی ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ادھر حضرت عمرؓ اپنے فعل پر نادم ہونے اور حضرت ابوبکرؓ سے معذرت کرنے اور ان سے معافی مانگنے انکے گھر پہنچے مگر انہیں انکے گھر میں نہ پایا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی طرح وہ بھی سیدھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ اور حضرت ابوبکرؓ سے معافی مانگی۔

جب حضرت عمرؓ آنحضور کے پاس آئے اور آپ نے انہیں دیکھا تو آپکے چہرے پر ناراضگی کے کچھ آثار نمایاں ہوئے (یہ دیکھتے ہی حضرت ابوبکرؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں آپؐ عمرؓ سے ناراض نہ ہوں) چنانچہ آپ ڈر گئے اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا اللہ کی قسم یا رسولؐ اللہ غلطی مجھ سے سرزد ہوئی تھی۔ آپ نے دو مرتبہ یہ بات کہی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا۔ تو تم لوگوں نے میرا انکار کر دیا۔ مگر ابوبکر نے میری تصدیق کی۔ اور مجھ سے ہمدردی کی اپنی جان سے بھی اور اپنے مال سے بھی۔ پس کیا تم میرے ساتھی کو نہیں چھوڑتے"۔

(بخاری کتاب الفضائل باب فضل ابی بکر)

صحابہ بھی بشر تھے۔ اور بشریت کی وجہ سے غلطی اور خطا اور ناراضگی کا ہونا ممکن تھا۔ ایسی ناراضگیوں کے موقعہ بھی انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح پر کس شان سے عمل کیا۔ کہ ایک فریق دوسرے سے معافیاں مانگ رہا ہے اور دوسرا پہلے سے۔ اور دوسرے بھائی کی اس حد تک ستاری اور پردہ پوشی کی جا رہی ہے کہ سارا قصور اپنے سر لے لیا تاکہ اس پر کوئی حرف نہ آئے۔ ایسا پاکیزہ معاشرہ سوائے دور صحابہ کے اور کہیں نظر نہ آئے گا۔

محبوب کی نصیحتیں

صحابہ کرامؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق اور محبت تھی کہ آپکی ہر بات کو ہر نصیحت کو دل و جان سے لیتے تھے اور پھر تادم آخر اس پر نہایت صدق اور وفا کے ساتھ قائم رہتے تھے۔ وقتی طور پر ایک بات کو مان لینا تو کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ جوش اور جذبے سے وقتی طور پر تو بڑے بڑے کام بھی سرانجام پا جاتے ہیں مگر ایسا کام جو ساری زندگی پر پھیلا ہوا ہو۔ اور ہر روز سے اس کا تعلق ہو۔ سوائے نہایت اخلاص کامل ایمان اور بڑھی ہوئی محبت اور عشق کے جذبے کے ممکن نہیں۔

حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں۔

میرے پیارے میرے محبوب نے مجھے تین نصیحتیں فرمائی تھیں۔ جب تک میں زندہ ہوں میں اس پر کاربند ہوں وہ تین نصائح یہ تھیں۔

(۱) ہر ماہ تین نفلی روزے رکھنے۔

(۲) چاشت کے نوافل ادا کرنا

(۳) سونے سے قبل وتر کی نماز ادا کرنا۔

یہی تین نصائح حضرت ابوہریرہؓ کو بھی کی تھیں۔ جن پر آپ بھی تادم آخر قائم رہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

خطرناک بستر پر لیٹ گئے

ہجرت مدینہ کا واقعہ مشہور واقعہ ہے۔ رات کے وقت جذبہ انتقام کے شعلوں میں بھڑکتے ہوئے، سفاک دشمن جو آپؐ کے مقدس اور مطہر خون کے پیاسے تھے آپؐ کے گھر کے اردگرد جمع ہو کر آپ کے مکان کا محاصرہ کر چکے تھے۔ آپؐ اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ کچھ کچھ دیر بعد دشمن دیواروں پر سے جھانک بھی لیتا کہ آپؐ سوئے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس حالت میں آپ نے وہاں سے ہجرت فرمائی۔

آپؐ کائنات کے سب سے زیادہ امین اور صدیق وجود تھے۔ اسلئے باوجود سخت مخالفت کے بھی کفار آپؐ کے پاس اپنی امانتیں رکھوا دیا کرتے تھے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو ان امانتوں کا حساب کتاب سمجھا دیا اور تاکید کی کہ بغیر امانتیں واپس کئے مکہ سے نہ نکلنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ اور تسلی دی کہ خدا کے فضل سے انہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا۔

جاں نثار صحابی۔ حضرت علیؓ فوراً آپ کے بستر پر لیٹ گئے اور آپ کی سرخ چادر اوڑھ لی۔ اور کوئی پرواہ نہ کی ان پر کیا گذرے گی۔

وہ کیسے خطرناک لمحات تھے۔ گویا موت چاروں طرف سے جھانک رہی تھی۔ اور سب کا ٹارگٹ وہی بستر تھا۔ اور بستر پر لیٹا ہوا وجود۔ کسی بھی لمحے بلوہ ہو سکتا تھا۔ مگر جاں نثار صحابی نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ وہ اس بات پر خوش تھے کہ اپنے آقا کے ارشاد پر آپکے بابرکت بستر پر ایسے کڑے حالات میں لیٹنے کی توفیق ملی۔ اللہ

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ نے یتامیٰ کے حقوق کی نگہداشت کا حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

بچے زیادہ طور پر اتفاقی حادثات کے نتیجہ میں یتیم ہوتے ہیں جن میں قتل، وبائیں وغیرہ شامل ہیں۔ پس قتل کے حکم کے بعد جس سے دو گھروں میں بچے یتیم رہ جائیں گے مقتول کے گھر میں بھی اور قاتل کے گھر میں بھی۔ جب وہ قتل کی سزا میں قتل کیا جائے گا۔ یتامیٰ کے حقوق کو بیان کیا۔

اس بارہ میں فرماتا ہے کہ یتامیٰ کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ الا بالتی ھی احسن یعنی صرف ایک طریق ایک کے مال پر تصرف کرنے کا ہے کہ اس سے بہتر سے بہتر نتیجہ پیدا کیا جائے۔ یعنی صرف یہی نہیں کہ ان کے مال کو ناجائز طور پر استعمال نہ کرو بلکہ ان کو اس طرح استعمال کرو کہ وہ مال بڑھیں اور یتیموں کا فائدہ ہو اس آیت میں (دینی) نظام کا ایک اور ایسا حکم بیان کیا گیا ہے جس میں (دین حق) دوسرے مذاہب سے ممتاز اور منفرد ہے یتیموں سے حسن سلوک کا حکم تو سب مذاہب میں ملتا ہے لیکن یہ حکم کہ ان کے اموال کی حفاظت کرو اور ان کو بڑھانے کی کوشش کرو کسی اور مذہب میں نہیں ملتا۔ گویا اس آیت میں ایک عام کورٹ آف وارڈز مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی نابالغوں کی جائیداد کی حفاظت کرنے والا محکمہ۔ آج کل مغربی حکومتوں کے ماتحت اس حکم پر عمل ہو رہا ہے۔ مگر اس خیال کی بنیاد (دین حق) ہی نے آج سے تیرہ سو سال پہلے قائم کی ہے۔

حتی یبلغ اشدہ سے یہ مراد نہیں کہ جب وہ جوان ہو جائیں۔ تو ان کے اموال کھانے جائز ہیں۔ کیونکہ اول تو یتیم جب بڑا ہو جائے گا تو وہ اپنا مال کھانے ہی کیوں دے گا۔ دوسرے یہ خلاف عقل ہے کہ جب تک یتیم اپنے مال کو استعمال نہ کر سکتا تھا۔ اس وقت تک تو اس کے مال کو بڑھایا جائے اور جب اس کے استعمال کرنے کا موقع آئے تو اس کو کھانا شروع کر دیا جائے۔ (دین حق) کسی کا مال کھانے کی اجازت نہیں دیتا خواہ وہ یتیم ہو یا غیر یتیم۔ پس اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جب تک وہ عقل کی اس حد کو نہ پہنچ جائے کہ وہ خود اپنے مال کو سنبھال سکے اس وقت تک حفاظت کرنی چاہئے اور درمیان میں ہی اس کی حفاظت نہ چھوڑ دینی چاہئے۔ مثلاً جب دس بارہ سال کا ہو گیا تو کہہ دیا کہ اب بڑا ہو گیا ہے خود مال سنبھال لے گا۔ غرض جوانی تک پہنچنے کی قید اس لئے نہیں کہ اس کے بعد بے شک اس کا مال کھاؤ۔ بلکہ یہ قید اس لئے لگائی گئی ہے۔ کہ پوری جوانی سے پہلے جبکہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہو جائے۔ رشتہ داروں یا حکومت کو اس کی امداد چھوڑ نہ دینی چاہئے۔ دوسرے ان الفاظ سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جاوے اور اپنی اس عقل کو پہنچ جاوے کہ جس میں وہ اپنے مال کی حفاظت کر سکتا ہو تو اس وقت اس کے مال کو یہ کہہ کر کہ ابھی چھوٹا ہے دبا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ غرض حتی یبلغ اشدہ نے دونوں صورتوں سے جو یتیم کو نقصان پہنچانے والی ہیں اس کے رشتہ داروں اور حکومت کو روک دیا ہے (-)

واوفوا بالعھد۔ اپنے عہد کو پورا کرو۔ بظاہر تو یہ فقرہ یتامیٰ کے ذکر میں بے جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یتیم کا عہد سے کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں کیونکہ (1) عہد کے معنے ذمہ واری کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ فلان ولی العھد۔ یعنی حکومت کی ذمہ واری کا ولی ہے ان معنوں کے رو سے اس جملہ کے معنی ہوں گے۔ کہ یتامیٰ کے متعلق اپنی ذمہ واری کو پورا کرو۔ جب تک ان کے مال کے انتظام کی ضرورت ہے۔ انتظام کرو۔ اور جب ان کا مال ان کے سپرد کرنے کا وقت آئے تو ان کا مال انہیں دے دو دوسرے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کوئی احسان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم اور اسلامی نظام کا ایک حصہ ہے اس لئے احسان سمجھ کر اس کام کو نہ کرو بلکہ فرض سمجھ کر کرو۔ (2) چونکہ یتیم اپنے مال کی کمی بیشی کے متعلق کچھ دریافت نہیں کر سکتا اس لئے خدا تعالیٰ نے یتیم کے مال کو اپنے عہد میں شامل کر لیا ہے۔ تاکہ کوئی یہ سمجھ کر مال کو کھا نہ جاوے کہ اگر ہم کھا جائیں گے تو کون پوچھے گا۔ اس لئے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو ہم پوچھیں گے یہ ہمارا عہد ہے۔

(3) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یتیم کا ذکر کر کے ان لوگوں کا ذکر بھی ساتھ کر دیا جو یتامیٰ تو نہیں ہوتے مگر یتامیٰ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کمزور اقوام جو اپنے آپ کو طاقتور اقوام کی حفاظت میں دے دیتی ہیں۔ پس یتامیٰ کے ذکر کے ساتھ ان کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بعض اقوام بمنزلہ یتامیٰ ہوتی ہیں اور ان کے حقوق تمہارے قبضہ میں آجاتے ہیں، بے شک تمہارا فرض ہے کہ اس وقت تم ان کے حقوق کی نگہداشت کرو لیکن ہمیشہ کے لئے ان پر تصرف قائم نہ رکھو بلکہ جب ان میں اہلیت پیدا ہو جائے انہیں ان کے مال سپرد کر دو۔ اگر دنیا اس حکم پر عمل کرے تو یہ قومی تنافر جو آج پیدا ہو رہا ہے یکدم دور ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت ایک زبردست قوم کمزور قوم کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس کی نگرانی کا کام اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہو جاتی ہے مگر اس کا فرض ہونا چاہئے کہ اس ماتحت قوم کے اندر صلاحیت پیدا ہو جانے پر جلد سے جلد اسے اپنے اموال میں تصرف دے دے اور اس کی بلوغت قومی کے بعد اس کے ملک اور مال پر قبضہ نہ رکھے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص 332 تا 333)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

مصنوعی دانت لگانے کا نیا طریقہ

روزنامہ جنگ 4- اگست 98ء میں ممتاز ڈینٹل سرجن ڈاکٹر محمود قریشی صاحب جو دنیا کے مانے ہوئے ڈینٹل سرجن ہیں کا مصنوعی دانت لگانے کے نئے طریقے کے متعلق انٹرویو شائع ہوا ہے۔ افادہ عام کے لئے روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ اس کا ضروری حصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ڈاکٹر محمود قریشی صاحب نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ زمانہ بے حد ترقی کر گیا ہے اب ایسے تجربات ہو رہے ہیں آپ دانتوں کو نکالنے کی بجائے ان کو بچا سکتے ہیں۔ روٹ کنال بھی کافی عرصے سے کی جا رہی ہے۔ یعنی مسوڑھوں کو ٹھیک کر کے انہیں سیل کر دیا جاتا ہے۔ جس کے باعث درد نہیں ہوتا تاہم اگر دانت نکالنا ناگزیر ہو تو پھر اس کی جگہ کو "بھرنے" کے تین طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

1- مصنوعی دانت لگا دیئے جاتے ہیں جو حسب ضرورت لگائے اور اتارے جا سکتے ہیں لیکن اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو احساس رہتا ہے کہ اس کے منہ میں کوئی مصنوعی چیز لگی ہوئی ہے جو دوسرے سسٹم سے مختلف ہے۔ پھر یہ دانت لگانے سے مسوڑھوں اور ہڈیوں کو بھی نقصان ہو سکتا ہے۔

2- اس کا دوسرا حل یہ ہے کہ آپ مصنوعی دانت بنا کر اصل دانت کی جگہ پر لگا دیتے ہیں ایسا کرنے کے لئے ارد گرد کے دونوں دانتوں کو رگڑ کر "کیل" کی طرح بنا لیا جاتا ہے تاکہ تیسرا دانت ان دونوں کے درمیان میں فکس (Fix) کیا جا سکے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ آپ ایک دانت کی جگہ بھرنے کے لئے اس کے ارد گرد کے دو دانتوں کو رگڑ دیتے ہیں۔ اس سے درد نہیں ہوتا تاہم اس کام میں پہلے کام کی نسبت زیادہ پرفیکشن چاہئے۔

3- اس کا تیسرا حل دانتوں کی امپلانٹیشن (Implantation) ہے۔ دانت لگانے کی یہ قسم جدید ہے تاہم یورپ میں گزشتہ کئی سالوں سے استعمال ہو رہی ہے۔ اس طریق کار کے تحت ٹوٹے ہوئے دانتوں کی جگہ مصنوعی طریقے سے مگر بالکل اصل کی طرح نئے دانت لگاتے ہیں۔ سائنس دانوں نے برسوں کی تحقیق کے بعد ایسی چیزیں بنا لی ہیں جو دانت کے ساتھ ہڈی میں جوڑ دی جاتی ہیں۔ یہ کچھ عرصے بعد ہڈی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس جڑ کے اوپر مصنوعی تیار کردہ دانت کو فکس (Fix) کر دیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بہت جدید طریق کار ہے۔ جس میں بہت زیادہ مہارت کی ضرورت ہے۔ مگر درد نہیں ہوتا۔ ایسا لگتا ہے کہ پہلے منہ کا سیٹ اپ (Set Up) اسی طرح کا ہے۔ یہ نہ نکالنے پڑتے ہیں اور نہ ہی ساتھ والے دانتوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ بسا اوقات کسی مریض کے مسوڑھوں کے نیچے کی ہڈیاں بھی گل گئی ہوتی ہیں یا کسی وجہ سے اس قابل نہیں ہوتیں کہ انہیں ایسے دانت لگانے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ اس کے لئے مصنوعی جڑیں بھی بنا لی جاتی ہیں اور ان کی گرافٹنگ (Grafting) کر دی جاتی ہے یہ جڑیں یا ہڈی اصل جڑوں اور ہڈی کے سائز کی بنائی جاتی ہے۔ اور ان میں ذرا سا فرق بھی نہیں ہوتا۔

آج سے چند سال قبل تک ہڈی ضروری تھی مگر اب ہڈی کی پیوند کاری بھی ہو رہی ہے اور مصنوعی ہڈی بھی دستیاب ہے۔ اگر کسی مریض کے ہڈی نہ ہو تو پہلے ہڈی بنائی جاتی ہے یہ ہڈی کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ اصل حالت میں برقرار رہتی ہے چونکہ یہ مصنوعی اجزاء دھات کے بنے ہوئے ہوتے ہیں لہذا انہیں کیڑا نہیں لگتا۔ مصنوعی دانت اور جڑیں لگوانے والے مریض کو ساری زندگی تکلیف نہیں ہوتی۔ اب تک 97 فیصد سے زیادہ تجربات کامیاب رہے ہیں۔ یہ ایسے مواد سے بنتے ہیں جو کافی دیرپا ہوتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹے اپریشن کے ذریعے امپلانٹ کئے جا سکتے ہیں ان مصنوعی دانتوں پر عارضی طور پر لگنے کے کچھ عرصے بعد تک بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ تین ماہ کے اندر اندر مصنوعی ہڈی بھی مضبوط ہو جاتی ہے اور اصل ہڈی کی طرح کام شروع کر دیتی ہے۔ پاکستان میں یہ تجربات 1988ء میں شروع ہوئے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایسے دانتوں کی تنصیب پر اٹھنے والے اخراجات کم ہوتے جا رہے ہیں اس ضمن میں اب یہاں ایک ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھی کام کر رہا ہے۔ لاہور کے اس کورس کو امریکہ کی یونیورسٹی آف نیویارک نے تسلیم کر کے سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔

ہر امپلانٹ یعنی مصنوعی دانت کو گاما شعاعوں کے ذریعے صاف کر کے ڈبل پیکنگ میں رکھا جاتا ہے یہ ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہوتے ہیں ان میں ہر امپلانٹ پانچ سال تک ہر قسم کے جراثیم سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ مصنوعی طور پر تیار کردہ دانت "پیچ" کے ذریعے جبڑے میں لگا دیئے جاتے ہیں۔ یہ "پیچ" جبڑے کے اندر فکس (Fix) کر دیا جاتا ہے اس کے لئے ایک چھوٹا اپریشن کیا جاتا ہے جس میں تکلیف نہیں ہوتی۔ ان پیچوں کا سائز 8 ملی میٹر سے 24 ملی میٹر تک بھی ہو سکتا ہے انہیں قدرتی دانتوں کی طرح صفائی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے تجربے کے مطابق پاکستان میں 95 فیصد افراد کو برش کرنا ہی نہیں آتا یہ برش اتنا زیادہ کرتے ہیں کہ اس سے دانتوں کو مضبوط بنانے والا اور بیرونی جراثیم سے بچانے والا اینیمل ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں اور دانتوں کے درمیان میں برائے نام جگہ ہوتی ہے یہاں غذا جم جاتی ہے اس لئے برش کو ترچھا کر کے کرنا چاہئے۔ برش کو 45 درجے پر رکھنا چاہئے۔ دانتوں کو اوپر سے نیچے تک صاف کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس طرح تو جو جراثیمی چیزیں درمیان میں ہوتی ہیں وہ مزید اندر چلی جاتی ہیں۔ برش ہمیشہ نرم استعمال کرنا چاہئے۔ سخت برش سے دانتوں کا اینیمل بھی خراب ہو جاتا ہے۔

میڈیکل ٹوتھ پیسٹ سے بھی بچنا چاہئے فلورائیڈ والے پیسٹ استعمال کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ دوسرے ٹوتھ پیسٹوں کا زیادہ اثر نہیں ہوتا۔ دانتوں کو مضبوط بنانے کے لئے کیلشیم اور دودھ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ بچے کی عمر کے پہلے پندرہ سال میں دودھ کا زیادہ سے زیادہ استعمال فائدہ کرتا ہے۔ چار گلاس دودھ پینے سے دانت بھی اچھے رہتے ہیں اور صحت بھی ٹھیک رہتی ہے۔ تاہم بچوں کو فیڈر نہیں دینا چاہئے اگر بہت ضروری اور ناگریز ہو تو رات کو فیڈر نہیں دینا چاہئے۔ اور اس میں چینی بھی نہیں ڈالنی چاہئے۔ چینی سفید زہر ہے کیونکہ چینی کو جب جراثیم استعمال کرتے ہیں تو نتیجتاً تیزاب پیدا ہوتے ہیں جو دانتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگر 24 گھنٹے میں ایک بار پھر دانت مناسب طور پر صاف کرنے چاہیں تو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر آپ ہر بار صاف کر لیتے ہیں تو پھر آپ اپنے دانت محفوظ رکھ سکتے ہیں تاہم برشنگ کرنے کا بہتر وقت رات کو سونے سے قبل کا وقت ہے۔

رہا یہ سوال کہ ہڈیوں کی گرافٹنگ کی ضرورت کیوں ہوتی ہے۔ دراصل دانتوں کے گرنے کے بعد جن ہڈیوں میں دانت لگے ہوتے ہیں وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ کھل کر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے دانتوں کو امپلانٹ کرنے کے لئے ہڈیوں کی گرافٹنگ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہڈیاں "بون بینک" (Bone Bank) سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ دانتوں کی امپلانٹیشن (Implantation) ہی وہ ڈینٹل سائنس ہے جو ڈینٹل شعبے میں سب سے زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ دانت انسان کو نہ صرف یہ کہ تکلیف نہیں دیتے بلکہ قدرتی انداز میں ہنسنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ چہرے اور ہنسی کو مزید خوبصورت بنا دیتے ہیں جو ہر مرد اور عورت کی فطری خواہش ہے۔

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

تعلیم و تدریس - چند مشورے

سبق پڑھ کر سنانے کا عمل اسے ذہن نشین کرنے کے لحاظ سے ہمارے تجربہ میں ایک نہایت مفید و موثر طریقہ کار ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(الف) بخوبی سبق تیار کر کے اپنے کسی ہم جماعت کو پڑھایا جائے۔

(ب) سبق کسی دوسرے پڑھے لکھے کو سنایا جائے۔

(ج) اپنے الفاظ میں نوٹ بک پر لکھا جائے۔

(د) اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت بھی قابل عمل نہ ہو سکے تو کسی قدر اونچا بول کر خود کو سنائے یہ وہ باتیں ہیں جو سبق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہمارے تجربہ میں بے حد مفید و موثر ثابت ہوئی ہیں۔

بعض طلبہ یا ان کے والدین ٹیوشن کے بہت دلدادہ ہوتے ہیں۔ مگر ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ ٹیوشن اسی صورت میں نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ جبکہ ٹیوٹر صاحب بکثرت تحریری یا زبانی ٹیسٹ لے کر مسلسل جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے تلامذہ ان کی تدریس سے پوری طرح استفادہ کر رہے ہیں یا نہیں؟

بعض ایسے اساتذہ دیکھنے میں آئے ہیں جن کا طریقہ تدریس یہ ہوتا ہے کہ وہ طلبہ کو تحریری کام سے لاد دیتے ہیں وہ اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ بچہ گھر پر وقت ضائع کرنے کی بجائے لکھنے میں مصروف رہے۔ کسی حد تک یہ طریقہ درست تو ہے مگر ہماری دانست میں یہ بچے عدم توجہی سے صرف ورق سیاہ کرتے ہیں اور فائدہ کم اٹھاتے ہیں کام اس قدر دینا چاہئے جو کہ بچہ نہایت ہوشمندی اور شوق کے ساتھ کر سکے اور پھر اگلے دن یہی کام تحریری یا زبانی طور پر ٹیسٹ کی صورت میں چیک کیا جائے۔

ہمارے ملک کا ایک تعلیمی المیہ یہ ہے کہ بعض اساتذہ طلبہ کے مفاد کے برعکس اپنے مفاد کی خاطر ٹیوشن پر بہت زور دیتے ہیں کلاس میں عمداً انہیں پڑھاتے کہ بچے ٹیوشن پر مجبور ہو جائیں جو نہ پڑھیں ان سے معاندانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ انہیں طلبہ کے مستقبل سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ کبھی جان مار کر نہیں پڑھاتے۔ سبق نہیں سنتے۔ ان کی نظر کتاب کی طرف کم اور گھڑی کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ اپنی تدریسی کمزوریاں چھپانے کے لئے وہ کئی چالیں چلتے ہیں۔ شاگردوں کو پاس کرانے کا چکمہ دیتے ہیں اور مجبوراً اپنے رفقائے کار اساتذہ سے پاس کروانے کے لئے سفارشیں کرتے ہیں۔ ایسے اساتذہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک ناسور یا سم قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور بالخصوص ان پڑھ مگر امیر والدین کے بچوں کے اخلاق تباہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پڑھے لکھے والدین کو چاہئے کہ بچوں کی تعلیمی حالت کا خود محاسبہ کریں کہ فی الواقعہ ان کی تعلیمی حالت کیسی ہے؟

ان پڑھ والدین اگر خود جائزہ نہیں لے سکتے تو بعض دوسرے پڑھے لکھے لوگوں کو ان کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہنے کے لئے درخواست کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اس طریق پر والدین صحیح صورت حال سے باخبر رہ سکیں گے۔

اب ہم آخر میں چند مزید باتیں اپنے عزیز طلبہ سے بھی کہنا چاہیں گے۔

(الف) اساتذہ کے ساتھ تہ دل سے ادب، خلوص و احترام کے ساتھ پیش آئیں استاد و شاگرد کے مابین ادب و تقدس کا جو رشتہ پایا جاتا ہے وہ حصول علم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 11- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-

1-00 رات- فرام دی آرکائیوز- تقریر مولانا ابوالعطاء صاحب جلسہ سالانہ 1963ء- ربوہ-

2-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-

3-10 رات- عربی زبان سیکھئے-

4-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-

5-15 صبح- لقاء مع العرب-

6-20 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-

6-55 صبح- اردو کلاس-

8-00 صبح- عربی زبان سیکھئے-

8-20 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ ایک پروگرام-

8-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-

10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس

11-00 دوپہر- پشتو پروگرام تقریر ارشاد احمد خان-

12-00 دوپہر- تبرکات- تقریر مولانا ابوالعطا صاحب- جلسہ سالانہ ربوہ 1963ء-

12-55 دوپہر- لقاء مع العرب-

1-55 دوپہر- اردو کلاس-

3-05 بعد دوپہر- کمپیوٹرز سب کے لئے-

4-30 سہ پہر- نظم- درود شریف-

5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ- لائیو- از بیت الفضل لندن-

6-05 شام- ڈاکو منٹری- نمائش خلافت لائبریری ربوہ-

6-35 شام- حضرت صاحب کی ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-

7-40 رات- لقاء مع العرب-

8-50 رات- خطبہ جمعہ- 98-9-11-

10-30 رات- اردو کلاس- 98-9-9

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 12- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

1-05 رات- طبی معاملات- جگر-

1-35 رات- خطبہ جمعہ 98-9-11

2-45 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-

4-35 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر 106-

5-05 صبح- لقاء مع العرب-

6-10 صبح- خطبہ جمعہ 98-9-11-

7-10 صبح- اردو کلاس-

8-15 صبح- کمپیوٹرز سب کے لئے

8-55 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-

10-45 صبح- چلڈرنز کارنر کلاس نمبر 106-

11-15 دوپہر- سرائیکی پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 27- جنوری 95ء-

12-20 دوپہر- درس ملفوظات- سرائیکی میں-

12-40 دوپہر- طبی معاملات- جگر-

1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-

2-19 دوپہر- اردو کلاس-

3-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- جماعت کے ایک ممبر سے ملاقات-

3-40 دوپہر- ڈاکو منٹری- ٹورازم- چین میں-

4-35 سہ پہر- ڈینش زبان سیکھئے-

6-50 شام- چلڈرنز کلاس 98-9-12-

7-55 رات- لقاء مع العرب-

9-15 رات- التفسیر الکبیر-

10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 13- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن کریم-

1-00 رات- مجلس سوال و جواب- ہیلتھ فورم میں حصہ لینے والے احباب کے ساتھ- 98-2-22

2-00 رات- چلڈرنز کلاس- 98-9-12

3-05 رات- ڈینش زبان سیکھئے-

3-30 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب-

4-35 رات- چلڈرنز کارنر- کوئز- حصہ 21 (ربوہ)-

5-05 صبح- لقاء مع العرب-

6-15 صبح- خطبہ جمعہ- 98-9-11

7-20 صبح- اردو کلاس-

8-25 صبح- ڈینش زبان سیکھئے-

8-50 صبح- چلڈرنز کلاس- 98-9-12

10-55 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز-

11-20 دوپہر- خطبہ جمعہ 98-9-11

12-25 دوپہر- مجلس سوال و جواب ہیلتھ فورم میں حصہ لینے والوں کے ساتھ-

1-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-

1-50 دوپہر- لقاء مع العرب-

2-50 دوپہر- اردو کلاس-

4-35 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے-

7-15 شام- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

8-20 رات- لقاء مع العرب-

9-20 رات- البانین احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی مجلس سوال و جواب 95-9-9-

10-40 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیر- 14- ستمبر 1998ء

12-45 رات- چلڈرنز کارنر-- ورک شاپ-

1-10 رات- درس القرآن- 98-1-5

2-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-

3-10 رات- چینی زبان سیکھئے-

4-50 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 2-

5-10 صبح- لقاء مع العرب-

6-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- مجلس سوال و جواب- حصہ اول- 94-10-20-

7-10 صبح- اردو کلاس-

8-15 صبح- چینی زبان سیکھئے

8-45 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات صومالی بولنے والے احباب کے ساتھ- 98-9-13

10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 2-

11-10 دوپہر- درس القرآن 98-1-5

12-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-

1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-

2-10 دوپہر- اردو کلاس-

3-20 سہ دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ربوہ 1996ء-

4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-

7-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس-

8-15 رات- لقاء مع العرب-

10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 15- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کلاس- نمبر 107-

1-05 رات- روحانی خزائن-

2-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-

3-15 رات- نارویجین زبان سیکھئے-

4-50 رات- چلڈرنز کلاس- نمبر 107-

5-20 صبح- لقاء مع العرب-

6-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ربوہ- 1996ء-

7-05 صبح- اردو کلاس-

8-10 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-

8-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-

10-50 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر 107-

11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- 97-3-14-

12-25 دوپہر- روحانی خزائن-

1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-

2-15 دوپہر- اردو کلاس-

3-35 سہ پہر- طبی معاملات- ایک محفل بحث-

4-35 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-

7-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 98-9-15-

8-15 رات- لقاء مع العرب-

10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ- 16- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-

12-55 رات- چلڈرنز کارنر- مختلف آئٹم-

1-30 رات- ہماری کائنات-

1-50 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-

3-00 رات- فرنچ زبان سیکھئے-

4-45 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-

5-05 صبح- لقاء مع العرب-

6-05 صبح- طبی معاملات- ایک گفتگو-

7-30 صبح- چلڈرنز- مختلف آئٹم-

8-00 صبح- اردو کلاس-

9-10 صبح- فرانسیسی زبان سیکھئے-

9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس- 98-9-15-

10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-

11-05 دوپہر- سواحیلی پروگرام- حصہ دوئم-

12-00 دوپہر- ہماری کائنات-

12-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-

12-55 دوپہر- لقاء مع العرب-

2-00 دوپہر- اردو کلاس-

3-00 سہ دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین حصہ 6-

4-35 سہ پہر- جرمن زبان سیکھئے-

7-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 98-9-16-

8-20 رات- لقاء مع العرب-

9-20 رات- فرانسیسی چلڈرنز کلاس- حصہ دوئم-

10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 17- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر 108-

1-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- لجنہ میگزین-

2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 98-9-16-

3-05 رات- جرمن زبان سیکھئے-

4-35 رات- چلڈرنز کارنر- نمبر 108

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5-05 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-05 صبح۔کینیڈین پروگرام۔ مجلس عرفان۔ 96-9-25۔
7-10 صبح۔اردو کلاس۔
8-15 صبح۔جرمن زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-16۔
10-50 صبح۔چلڈرنز کارنر۔نمبر108۔
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ حضرت صاحب کے ساتھ F/S 98-9-16۔
12-25 دوپہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔لجنہ آئٹم۔
1-05 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-10 سہ پہر۔تاریخ احمدیت۔
4-35 شام۔سہ پہر۔عربی زبان سیکھئے۔
7-00 رات۔ہومیو پیتھی کلاس۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
10-35 رات۔اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

تعالیٰ نے بھی کیسی اس باوفا اور فدائی کی حفاظت کی کہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچنے دیا۔

اپنے امام کی حفاظت

صحابہ کرام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں اس قدر سرشار تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام تو کیا آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرنے والے تھے۔ وہ ہمیشہ آپکو خوش رکھنا اور خوش دیکھنا چاہتے تھے۔ کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہشات اور نیک ارادوں کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے۔ اس بے چینی کی کیفیت میں حضورؐ نے فرمایا۔ کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ باہر سے جواب ملا حضور میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کس لئے آئے ہو۔ سعدؓ نے جواب دیا۔ میرے دل میں حضورؐ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے دعا کی اور پھر اطمینان سے سو گئے۔

وفا کے پیکر، کامل مطیع اور فرمانبردار، عشق خدا اور عشق رسول سے سرشار انہی صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"صحابہ کرام تو خدا کے فرشتے تھے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 653)

فرمایا

"وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اسکی نظیر مل سکتی ہی نہیں"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 597)

فرمایا۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ، قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 45)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

(ب) علم خدا کا نور ہے اور نور پاک سینوں میں ہی سما سکتا ہے۔

امام شافعی اپنے اشعار میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے (استاد) وقیع سے کمزوری حافظہ کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے معاصی سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ علم خدا کا نور ہے۔ اور خدا کا نور ایک گناہ گار کو حاصل نہیں ہوتا۔

پس طلبہ جس قدر اپنے ذہنوں کو آلودگیوں سے پاک رکھ کر یکسوئی سے اپنے علمی مشاغل میں مصروف رہیں گے اسی قدر علمی میدان میں ترقیات حاصل کریں گے ہمارا یہ ہمیشہ کا مشاہدہ ہے کہ جو طلبہ نیک فطرت اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوتے ہیں۔ ان کے اوقات میں برکت دی جاتی ہے اور وہ تعلیمی میدان میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔

دعا سے سب سے زیادہ کام لیں۔

آخر پر ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے طلبہ و اساتذہ کرام کو اپنا اپنا فریضہ پہچاننے اور اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 1

اللہ کے نتیجہ میں آپ کے والد محترم حضرت میاں غلام محمد صاحب نے 1905ء میں حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں ہی آپ کو اپنے والد صاحب کے ہمراہ اکثر قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوتی رہی حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے اور متعدد بار مصافحہ کرنے کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوئی۔

آپ انتہائی منکسر المزاج۔ متقی اور دعا گو تھے۔ آپ کے دو پوتے مکر شاہد احمد ابن سعید احمد صاحب اور مظفر احمد شہزاد ابن یعقوب احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مختار احمد صاحب وقف جدید کے تحت بطور معلم شریف آباد سندھ میں خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں۔

اسی طرح دو نواسے مکرم عبدالعزیز عابد صاحب اور فضل الٰہی شاہد صاحب مربیان سلسلہ ہیں۔ اور ایک پوتا کریم احمد طارق ابن فضل احمد وکالت مال ثانی میں خدمت دین کی سعات پا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ معروف ہومیو پیتھک ڈاکٹر اور جامعہ احمدیہ کے شعبہ انگریزی کے سربراہ مکرم وقار منظور بسراء صاحب چند دن سے گردن پر سوجن کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم رانا وسیم احمد صاحب دارالنصر غربی (ب) دل کے عارضے سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کی والدہ محترمہ کے کولہے کے پاس دائیں ٹانگ میں مورخہ 98-8-27 کو فریکچر آگیا ہے چھ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد فیصل آباد نیشنل ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری شوکت علی صاحب دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ کے والد مکرم چوہدری شیر محمد صاحب جن کی عمر تقریباً 85 سال ہے گذشتہ 6 ماہ سے فالج کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ مگر اب بہت زیادہ کمزور اور نیم بیہوشی کی حالت میں ہیں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب صدر حلقہ مغل پورہ لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالحلیم صاحب سرگودھا کو ایک حادثہ کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز آف سبزہ زار لاہور کے بھتیجے اور سمدھی عزیز مکرم محبوب احمد خان صاحب جاوید مورخہ 98-8-30 کو عمر ہسپتال لاہور میں ایک طویل علالت کے بعد صبح ساڑھے سات بجے انتقال کر گئے جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب دارالذکر لاہور میں مکرم آصف چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی مرحوم محترم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کی ہمشیرہ کے داماد اور مکرم عاشق محمد صاحب خان صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں کے صاحبزادے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ۔ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ جہلم۔ چکوال۔ گجرات۔ منڈی بہاؤالدین اور میرپور آزاد کشمیر کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر رونامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعائے نعم البدل

○ مکرم لطیف احمد صاحب اکمل ناصر آباد غربی ربوہ کے ہاں مورخہ 28۔ ستمبر کو بیٹا پیدا ہوا لیکن اسی روز بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خوشخبری
ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل کا
نیا ایڈیشن ۱۹۹۸ کے ساتھ (ایک کتابچہ تین ہومیو پیتھک ادویات کی افادیت مفت حاصل کریں۔)
قیمت -/۱۵۰ بمع پیکنگ وڈاک خرچ -/۲۱۰
خصوصی پیشکش
مبلغ دو ہزار روپے کی جرمن ہومیو فارمیسی کی پوٹینسی وادویات پیکشست خریدنے پر مندرجہ بالا کتاب بالکل مفت حاصل کریں۔ (یہ پیشکش محدود وقت کیلئے ہے)
تشخیص علاج ادویات
ہومیو پیتھک علاج وادویات کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
212399
خصوصی رعایت کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 9 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
10- ستمبر غروب آفتاب 6-23
11- ستمبر طلوع آفتاب 5-47

افغانستان کے حکمرانوں طالبان نے ایران سے کہا ہے کہ وہ اسلام دشمنوں کا آلہ کار نہ بنے- ہماری طاقت کا غلط اندازہ کیا جارہا ہے- جنگ کے عادی افغان اپنے ملک کا دفاع کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں- ہر حملہ آور کو ہمیشہ شکست دی ہے-

ایرانی فوج نے افغان سرحد پر جنگی مشقیں ختم کر دی ہیں طالبان نے ایران کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے- طالبان نے کہا ہے کہ اگر وہ ایک ہفتہ تک ایرانی سفارت کاروں کے بارے میں کوئی وضاحت نہ کر سکے تو ایک تحقیقاتی مشن کے دورہ افغانستان کی اجازت دے دیں گے-

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ روس انتشار کے دہانے پر پہنچ چکا ہے- پارلیمنٹ کی طرف سے وزیراعظم کی نامزدگی دوسری بار مسترد ہونے پر صدر یلسن غصے میں آگئے روس میں خوں ریز ہنگاموں کا خطرہ ہے-

کانگو کے شہر کالیمی پر انگولا کے طیارے کی بمباری سے 25- افراد ہلاک ہو گئے- یہ شہر باغیوں کے قبضے میں ہے گنجان آباد شہر پر بمباری سے 40- افراد زخمی بھی ہوئے- اس سے قبل زمبابوے کے جنگی طیارے نے اتوار کے روز سوبو ترنامی شہر پر بھی بمباری کی تھی-

بنگلہ دیش میں دو ہزار کارخانے سیلاب کے باعث بند پڑے ہیں- ان کارخانوں کو بند ہوئے ڈیڑھ ماہ ہو چکا ہے- بنگلہ دیش کی تاریخ کے شدید ترین سیلابوں سے دو تہائی ملک زیر آب آچکا ہے- حالیہ بارشوں سے صورت حال مزید خراب ہوئی اور ملک کے وسطی اور بالائی حصوں میں مزید علاقے زیر آب آگئے-

بھارت میں پانچواں ایٹمی ری ایکٹر آندھرا یونیورسٹی میں نصب کیا جائے گا-

شدید سمندری طوفان نے نیویارک میں میلہ منتشر کر دیا- 4- افراد ہلاک ہو گئے- نیاگرا آبشار سے لے کر نیوجرسی تک برقی رو کی سپلائی منقطع ہو گئی- درخت جڑوں سے اکھڑ گئے-

کانگو میں خانہ جنگی ختم ہونے سے تمام فریق امن سمجھوتے پر متفق ہو گئے- امن مذاکرات سے صورت حال حیرت انگیز طور پر بہتر ہوئی ہے-

بھارتی حکومت نے اپنے مخالفین کو بنگلہ دیش دھکیلنا شروع کر دیا ہے- بارڈر سیکیورٹی فورس نے ممبئی اور دہلی کے نواح سے سو سے زیادہ اردو بولنے والے بنگالیوں کو گرفتار کیا اور بنگلہ دیش میں دھکیل دیا- اپنے ہی شہریوں کو بنگلہ دیش دھکیلنے کا مقصد بی جے پی کے مخالف حلقہ انتخاب سے مخالفوں کے ووٹوں کا صفایا کرنا ہے- غیر قانونی تارکین وطن کے معاملہ پر سرحدی کشیدگی میں اضافہ کر دیا گیا-

اسرائیل کے وزیراعظم یاہو نے کہا ہے کہ مغربی کنارے سے اسرائیل کے انخلاء کا معاملہ جلد طے پا جائے گا- امریکہ کے خصوصی ایلچی کا دورہ فلسطینیوں کے ساتھ معاملہ طے کرنے میں مدد دے گا-

اسرائیل کے جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان میں مسلمانوں کے ٹھکانوں پر حملے کئے-

مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے 41- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ پاکستان کو زبردستی نادہندہ قرار دیا گیا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے- یہ پاکستان کو ایٹمی دھماکوں کی سزا ہے- ایٹمی دھماکوں سے قبل تمام بین الاقوامی ادارے پاکستانی معیشت کی تعریف کر رہے تھے- یہ منفرد نادہندگی ہو گی- اس کی وجوہات اندرون ملک سے نہیں بلکہ باہر سے مسلط کردہ سازشیں ہوں گی-

فلپائن میں دو پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا- ان پر اسامہ بن لادن سے تعلق رکھنے کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے-

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ شریعت بل کا اصل مقصد فوری انصاف کی فراہمی ہے- مسلم لیگ ترقی پسند ذہن رکھتی ہے ہم کوئی متعصب جماعت نہیں- اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے گا ان پر اس بل کا اطلاق نہیں ہو گا- وزیراعظم نے یہ باتیں اقلیتوں کے نمائندہ وفد سے باتیں کرتیں ہوئے کہیں-

وزیراعظم نے اسلام آباد میں ملک بھر سے آئے ہوئے غریبوں اور مستحقین اور بیواؤں کو امدادی رقوم کے چیک دیئے- اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم ایسا معاشرہ چاہتے ہیں جہاں زکوٰۃ دینے والے تو موجود ہوں لینے والا کوئی نہ ہو-

کراچی میں بلدیہ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر کو دہشت گردوں نے قتل کر دیا- گذشتہ روز ایرانی انجینئروں کے مقدمہ قتل کی پیروی کرنے والے وکیل کے قتل کے خلاف وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا- بلدیہ کراچی کے اعلیٰ افسر شاہد قریشی کا تعلق متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) سے ہے- وہ دفتر سے گھر جا رہے تھے موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے روک کر فائرنگ کر دی- وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے-

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ نہ تو لیاقت جتوئی کے لئے حکومت چلانا آسان ہے اور نہ ہی اپوزیشن کے لئے ان کو ہٹانا آسان ہے- سپیکر متحدہ کے ہیں جو حکومت کے لئے اختلاف کا باعث بن سکتے ہیں- متحدہ ابھی تک لاتعلق ہے- مگر اب اسے اپوزیشن کی تحریک کی حمایت یا مخالفت کا فیصلہ کرنا پڑے گا-

جمیعت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ نے شریعت بل کی حمایت کے لئے شرائط پیش کی ہیں- حکومت دفعہ 239 واپس لے لے سودی نظام کے خاتمے کے لئے اپیل واپس لے لے- اور فوری اسلامی قوانین بنائے- 1973ء کا آئین برقرار رکھا جائے-

وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بے نظیر لوٹی ہوئی دولت کا کچھ حصہ ہی واپس کر دیں تو بحران حل ہو سکتا ہے- پیپلز پارٹی کے دور میں ملک دیوالیہ ہونے کے قریب تھا-

لاہور ہائی کورٹ نے ایک کیس میں قرار دیا کہ سنگین ملکی صورت حال بیورو کریسی کے رویہ سے پیدا ہوئی ہے- افسر شاہی عوام کے مسائل حل کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے- فاضل عدالت نے یہ ریمارکس سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو بار بار طلب کرنے پر عدالت حاضر نہ ہونے اور فاضل عدالت کے احکامات پر عمل نہ ہونے پر کہے- تاہم آخر میں فاضل جج نے انہیں عدالتی احکامات پر عمل درآمد کے لئے 4 روز کی مہلت دے دی-

صوبائی وزیر تعلیم نے دعویٰ کیا ہے کہ شرح خواندگی اور آبادی کے متعلق سرکاری اعداد و شمار غلط ہیں- میرے ذاتی خیال میں شرح خواندگی 39 فیصد سے کم ہے اور آبادی میں اضافے کی شرح 3.5 فیصد ہے-

پیپلز پارٹی نے بھی شریعت بل کی حمایت کے لئے شرائط پیش کی ہیں- نواز شریف مسجد کے حجرے میں رہائش رکھیں- رائے ونڈ بیت المال میں دے دیں-

جہانیاں میں کانسٹیبل کو قتل کرنے والے ڈاکوؤں اور پولیس میں ڈیڑھ گھنٹے مورچہ بند فائرنگ سے ایک ڈاکو ہلاک اور 7- گرفتار کر لئے گئے-

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

نئے و پرانے امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور فون 211186
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی — ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
پریکٹیشنرز از 1937ء کوالیفائیڈ ہومیوپیتھ
فون یا خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

Staff Required
MCS., BCS., & DCS. FOR TEACHING.
HONEST AND CAPABLE CANDIDATES
MUST APPLY BEFORE 20 SEPT. 1998.
National College for Computer Studies
23 - Shakoor Park, Rabwah Tel. 212034

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں- 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299